زکوٰۃ

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زکوٰۃ

(جنت کا راستہ سیریز)

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : **زکوٰۃ** (جنت کا راستہ سیریز)

مؤلفہ : نگہت ہاشمی

طبع اوّل : اگست 2011ء

طبع دوم : مئی 2017ء

تعداد : 2000

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : 36J گلبرگ III فردوس مارکیٹ لاہور

: 102H گلبرگ III فردوس مارکیٹ لاہور

فون نمبر : 0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301

کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریذیڈنسی، نزد بلال ہاؤس، کلفٹن، بلاک 2، کراچی

فون نمبر : 0336-4033034, 021-35292341-42

فیصل آباد : 121A فیصل ٹاؤن ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد

فون نمبر : 0336-4033050, 041-8759191

ای میل : sales@alnoorpk.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

فیس بک : Nighat Hashmi | Alnoor International

فہرست

ابتدائیہ	4
زکوٰۃ	6
زکوٰۃ	13
کیا زکوٰۃ فرض ہے؟	13
زکوٰۃ کی فضیلت	14
زکوٰۃ نہ دینے والے کا حکم	14
زکوٰۃ کے وجوب کی شرائط	15
کن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے؟	16
زکوٰۃ کا نصاب	17
سونے کی زکوٰۃ	17
چاندی کی زکوٰۃ	17
نقدی کی زکوٰۃ	17
جواہرات کی زکوٰۃ	18
رکاز (دفینے) کی زکوٰۃ	18
معادن (کانوں) کی زکوٰۃ	18
زرعی پیداوار کی زکوٰۃ	19
جانوروں کی زکوٰۃ	19
مال تجارت کی زکوٰۃ	22
زکوٰۃ سے متعلق دیگر احکامات	26
کن چیزوں پر زکوٰۃ نہیں؟	26
زکوٰۃ وصول کرنے کے آداب	26
زکوٰۃ دینے کے آداب	27
مصارف زکوٰۃ	29
کن افراد کے لیے زکوٰۃ جائز نہیں؟	33
زکوٰۃ کی تقسیم کے چند سوالات	36

ابتدائیہ

عبادت انسان کی زندگی کا مقصد ہے۔ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے؛ روح کی غذا ہے اور آزادی کا راستہ ہے۔ اسلام میں عبادت کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے لیے انتہائی خضوع اور اس کے لیے انتہائی محبت ہے۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں: عبادت کی اصل اللہ تعالیٰ کی محبت ہے؛ اسی ایک محبت اور یہ کہ محبت تمام کی تمام اس کے لیے ہو اور اس میں دوسرا کوئی شریک نہ ہو اور اسی کے لیے اور اسی کی وجہ سے محبت کی جائے۔" صرف اللہ تعالیٰ کی محبت جس میں کوئی دوسرا شریک نہ ہو انسان سے عبادت کرواتی ہے اور انسان کو رب کے سامنے جھکاتی ہے۔

اسلام نے کچھ بنیادی اصولوں پر عبادات کی بنیاد رکھی ہے۔ قبولیت کی پہلی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کی مرضی سے ہو اور دوسری یہ ہے کی محمد ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو۔

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج مسنون عبادات ہیں۔ جنت کا راستہ سیریز، میں ان چاروں موضوعات کے تحت عبادات کا وہ معیار دیا گیا ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ عمل پیرا ہوئے۔ اس معیار کے مطابق عبادات اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوں گی۔

اس کتاب میں عام لوگوں کی آسانی کے پیش نظر طوالت سے گریز کیا گیا ہے ہر جگہ پوری دلیل نقل کرنے کی بجائے صرف حوالہ دینے پر اکتفا کیا گیا ہے جو ہر خاص و عام کے لیے باعث تسلی اور شوق رکھنے والوں کے لیے مددگار رہوں گے۔

مختصر سوال وجواب کے طریقے سے ان شاء اللہ سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

اپنی عبادات کی کوالٹی کو بہترین بنانے کی نیت اور اس کے لیے کی جانے والی کوشش آپ کی عبادات میں لطف پیدا کر دے گی (ان شاء اللہ) اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ اس کوشش کو قبول فرمائیں، تمام تعاون کرنے والوں کے لیے نجات کا وسیلہ بنائیں اور لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

دعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

زکوٰۃ

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر استطاعت رکھنے والے مسلمان، آزاد اور صاحب نصاب پر فرض ہے۔
رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ﴾

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔(سورۃ البقرۃ:43)

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَۃٍ : عَلٰی اَنْ یُوَحَّدَ اللّٰہُ وَاِقَامِ الصَّلَاۃِ وَاِیتَاءِ الزَّکَاۃِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ﴾

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج ادا کرنا۔(صحیح مسلم:111)

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا۔ سیدنا ابراہیم، سیدنا اسحاق اور سیدنا یعقوب علیہم السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَجَعَلْنٰھُمْ اَئِمَّۃً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْھِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءَ الزَّکٰوۃِ ۚ وَکَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ﴾

''اور ہم نے ان کو امام بنا دیا جو ہمارے حکم سے راہ نمائی کرتے تھے اور ہم نے اُن کی طرف نیکیاں کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی کی تھی اور وہ صرف ہماری عبادت کرنے والے تھے۔'' (الانبیاء:73)

سیدنا اسماعیل علیہ السلام اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔

﴿وَكَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ﴾

اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا۔ (مریم:55)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے گہوارے میں زکوٰۃ کی پابندی کے لیے ملنے والے حکم کے بارے میں لوگوں سے فرمایا:

﴿وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾ (مریم:۳۱)

''اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں۔''

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیعت لی۔ سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔'' (بخاری:1401)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کے بارے میں یہ تحریر بھیجی۔

''زکوٰۃ وہ فریضہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے۔'' (بخاری:1454)

جو شخص ہر سال دل کی رغبت، شوق اور اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ ایمان کی مٹھاس چکھ لیتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ : مَنْ عَبَدَ اللهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ ، وَلَا يُعْطِي الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ وَلٰكِنْ مِنْ وَّسَطِ أَمْوَالِكُمْ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ﴾

''تین کام ایسے ہیں جو شخص انہیں سرانجام دے وہ ایمان کی حلاوت سے آشنا ہو جائے: جو شخص یہ یقین رکھتے ہوئے اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال دل کی خوشی اور فراخ دلی سے ادا کرے، بوڑھی خارش زدہ بیمار اور گھٹیا (اونٹنی، بکری یا گائے وغیرہ) زکوٰۃ میں نہ دے بلکہ درمیانہ مال دے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے نہ تو بہترین مال مانگا ہے اور نہ برا مال دینے کا حکم دیا ہے۔'' (ابوداؤد 1582، صحیح الترغیب 750)

زکوٰۃ مال کی حفاظت کا سبب بنتی ہے۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ﴾

''اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ بناؤ۔'' (صحیح الترغیب 744)

زکوٰۃ مال کے شر کو ختم کرنے کا سبب بنتی ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتایئے اگر انسان اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو یقیناً اس کے مال کا شر چلا گیا۔ (صحیح الترغیب 743)

زکوٰۃ کی ادائیگی جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ اگر میں اس کو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ﴾

''تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور فرض نماز پڑھا کر اور فرض زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر۔''

وہ اعرابی بولا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اس سے زیادہ (عبادت) نہ کروں گا۔ پھر جب وہ چل دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا﴾

''جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ وہ اہل جنت میں سے کسی شخص کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اس شخص کو دیکھ لے۔'' (بخاری:1397، مسلم:14)

زکوٰۃ روک لینا کفر کی علامت ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ (٦) الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ (٧)﴾

آپ کہہ دیں کہ میں تم جیسا ہی ایک انسان ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ یقیناً تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے، سو تم اُسی کی طرف سیدھے رہو اور اُسی سے

بخشش مانگو اور مشرکوں کے لئے بڑی ہلاکت ہے۔(6) جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔(حم السجدہ: 6،7)

زکوٰۃ روکنے والوں کو قحط میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ اِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ﴾

جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے حق عالی شانہ اس کو قحط میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(صحیح الترغیب:763، رواہ الطبرانی)

زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کو اس کے مال کا طوق پہنایا جائے گا۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الْآيَةَ﴾

''اللہ تعالیٰ جسے مال دے اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ دے تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے لیے گنجے سانپ کے ہم شکل کر دیا جائے گا جس کے منہ کے دونوں کناروں پر زہریلا جھاگ ہوگا۔ وہ سانپ قیامت کے دن اس کے گلے کا طوق بنایا جائے گا پھر اس کے دو جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے (سورۃ آل عمران کی) یہ آیت نمبر ''۱۸۰'' کی تلاوت فرمائی: ''جو لوگ ان چیزوں میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہیں، وہ یہ نہ سمجھیں کی یہ روش ان کے لیے بہتر ہے۔نہیں بلکہ یہ ان

کے لیے بہت ہی بری ہے۔ (اور) جس چیز میں انہوں نے بخل کیا، اس کا انہیں قیامت کے دن طوق پہنایا جائے گا۔" (بخاری:1403)

زکوٰۃ روک لینے والے کو قیامت کے دن اس کے مال سے داغا جائے گا۔ رب العزت نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ط هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾

"اور جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُن کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ اس دن اس مال پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی۔ اور ان سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہی ہے وہ جسے تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔ پھر چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔" (سورۃ التوبہ:34,35)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جنگ کی جائے گی۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی (بھی گواہی دیں) کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پس جب یہ (باتیں) کرنے لگیں تو مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال بچا لیں گے سوائے حق

اسلام کے اوران لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ (بخاری:25)

زکوٰۃ سے جہاں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری ہوتی ہے وہیں انسان کی خودغرضی، حرص اور بخل کا بھی خاتمہ ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کا مقصد تزکیہ نفس بھی ہے اور نفس کی تہذیب بھی۔ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾

تم ان کے مالوں میں سے صدقہ لو۔ اس سے تم انہیں پاک کروگے اور ان کا تزکیہ کروگے۔ (سورۃ التوبۃ:103)

زکوٰۃ

(1) زکوٰۃ کیا ہے؟

جواب: (1) اپنے مال کو پاک کرنے کی غرض سے جو چیز نکالیں وہ زکوٰۃ ہے۔ [illegible]

(2) اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رُکن ہے جسے کسی فقیر یا اس کی مثل کسی ایسے شخص کو دیا جاتا ہے جب کہ وہ شریعت کے منع کردہ لوگوں میں شامل نہ ہو۔ [illegible] [illegible]

(2) کیا زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب: (1) زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ایسا فریضہ ہے جو ہر نصاب کے مالک مسلمان پر عائد ہے۔ (البقرة:43، مسلم:12)

(2) زکوٰۃ 2 ہجری کو فرض ہوئی۔

(3) زکوٰۃ کو فرض قرار دینے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: (1) زکوٰۃ سے انسان کا مزاج بخل اور کنجوسی سے پاک ہوتا ہے۔

(2) زکوٰۃ سے مال بابرکت اور پاک ہوجاتا ہے۔

(3) زکوٰۃ سے ناداروں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تعاون ہوتا ہے اور فقراء کے ساتھ ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔

(4) زکوٰۃ سے مصالحِ عامہ کے کام جن پر اُمت کی زندگی کا انحصار ہے پورے ہوتے ہیں۔

(5) زکوٰۃ دے کر مال جیسی نعمت پر شکر ادا کرنے کا موقع ملتا ہے۔

(6) زکوٰۃ سے دولت کی حد بندی ہوجاتی ہے تاکہ وہ صرف دولت مندوں تک بند نہ ہو کر رہ جائے۔

(4) زکوٰۃ کی کیا فضیلت ہے؟

(1) جواب: زکوٰۃ عبادت ہے۔ (مریم:31)

(2) زکوٰۃ سے اللہ تعالیٰ پر ایمان کا ذائقہ نصیب ہوتا ہے۔ (ابوداؤد:1582، صحیح الترغیب:750)

(3) زکوٰۃ مال میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ (الروم:39)

(4) زکوٰۃ مال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔ (بخاری:1404، ابن ماجہ:1787)

(5) زکوٰۃ گناہوں کا کفارہ ہے۔ (بخاری:1435)

(6) زکوٰۃ سے رب کا غضب ختم ہو جاتا ہے۔ (ترمذی:664)

(7) زکوٰۃ سے مال میں کمی نہیں آتی۔ (مسلم:6592)

(8) زکوٰۃ ادا کرنے والا مقربین کے ساتھ ہوگا۔ (صحیح الترغیب:749)

(9) زکوٰۃ جنت لے جائے گی۔ (بخاری:1397، ترمذی:616)

(10) زکوٰۃ معاشرے کے نادار افراد کی کفالت کا ذریعہ ہے۔ (بخاری:1395)

(11) زکوٰۃ سے انسان کا نفس خود غرضی، ظلم، بددیانتی اور مال کی محبت سے پاک ہو جاتا ہے۔ (التوبہ:103)

(12) زکوٰۃ سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ (البقرۃ:261، مسلم:2342)

(13) دینے والوں کے لئے فرشتے دُعائیں کرتے ہیں۔ (بخاری:1442)

(14) دینے والے کا مال قیامت کے دن سایہ بنے گا۔ (مسند احمد:18207)

(15) اللہ تعالیٰ دینے والے کو خزانہ غیب سے عطا کرتے ہیں۔ (بخاری:4684)

(5) زکوٰۃ نہ دینے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: زکوٰۃ نہ دینے کے دو اسباب ہیں۔

(1) فرضیت کا انکار

(2) کنجوسی اور بخل

(1) اگر فرضیت کا انکار ہے تو کفر ہے۔

(2) اگر کنجوسی اور بخل کی وجہ سے ہے تو گناہ ہے۔ایسے شخص سے زبردستی زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔اسے سزا دی جائے گی اگر جنگ پر اُتر آئے تو اس وقت تک جنگ کی جائے گی جب تک زکوٰۃ ادا نہ کر دے۔(التوبہ:5، بخاری:1400، 1399) حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے جنگ کی۔تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اس پر متفق تھے۔

(6) مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے کیا وعیدیں ہیں؟

جواب: (1) زکوٰۃ کے مال کی آگ سے اس کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا۔(التوبہ:34،35)

(2) مالِ زکوٰۃ گنجے ناگ کی شکل میں ڈسے گا۔(بخاری:1403)

(3) زکوٰۃ نہ دینے والے کے عذاب کے لئے آگ کی چٹانیں جہنم میں گرم کی جائیں گی۔(مسلم:2290)

(4) جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے حق تعالیٰ شانہ اس کو قحط میں مبتلا کر دیتا ہے۔(صحیح الترغیب:763)

(7) زکوٰۃ کے وجوب کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: (1) اسلام (بخاری:1458)

(2) آزادی۔

(3) نصاب کو پہنچنا۔(بخاری:1459، مسلم:979)

(4) ملکیت کا کامل ہونا۔(التوبہ:103، الذاریات:19)

(5) زمینی پیداوار کے علاوہ باقی چیزوں پر سال گزر جانا (ابن ماجہ:1792) زمینی پیداوار پر سال گزرنے کی شرط نہیں۔(الانعام:141)

(6) مال کا فردِ واحد کی ملکیت میں ہونا:

(i) حکومتی اموال (بیت المال) پر زکوٰۃ نہیں۔

ایسے اموال پر زکوٰۃ نہیں جو فقراء مساکین، مساجد، مجاہدین، مدارس یا عوامی رفاہی یا اسلامی کاموں کے لئے وقف ہوں۔ (بدایۃ المجتہد 239/1)

(7) مال بنیادی ضروریاتِ زندگی سے زائد ہو۔ (البقرۃ:219، بخاری:1426)

(8) حرام ذریعے سے نہ کمایا گیا ہو۔ (البقرۃ:267)

(9) قرض سے فارغ ہو۔ (المغنی۔ ابن قدامہ)

(8) کن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: (1) سونا، چاندی، زیورات اور نقدی پر۔ (التوبہ 34،35)

(2) زرعی پیداوار غلّہ، اناج، پھل وغیرہ پر۔ (البقرۃ 267، الانعام 141)

(3) چرنے والے جانوروں پر چوپائے، اونٹ، گائے، بکری وغیرہ۔ (نیل الاوطار 81/3)

(4) مالِ تجارت میں۔ (البقرۃ:267، ابوداؤد 1562)

(5) دفینے اور معدنیات میں۔ (البقرۃ:267، بخاری، نیل الحدیث:1499)

زکوٰۃ کا نصاب

(1) سونے کی زکوٰۃ کا کیا نصاب ہے؟

جواب: 20 دینار کا وزن=85 گرام یا ساڑھے سات تولے

(2) سونے کی زکوٰۃ نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: (1) 20 دینار میں سے نصف دینار یعنی 2 گرام 187 ملی گرام زکوٰۃ نکالی جائے گی۔

(2) فی تولہ سونے کی قیمت معلوم کر لی جائے۔ ساڑھے سات تولے یا زیادہ ہونے کی صورت میں جتنی رقم بنے اس میں سے 2.5 فیصد یعنی 1000 میں سے 25 روپے کے حساب سے زکوٰۃ ادا کریں۔

(3) چاندی کی زکوٰۃ کا کیا نصاب ہے؟

جواب: ساڑھے باون تولے یا 618 گرام 182 ملی گرام۔

(4) چاندی کی زکوٰۃ نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: (1) ساڑھے باون تولے یا 618 گرام 182 ملی گرام کا 2.5 فیصد یعنی چالیسواں حصہ: 15 گرام 454.5 ملی گرام

(2) زکوٰۃ نقدی میں دینی ہو تو کل چاندی کی قیمت معلوم کر لیں۔ جتنی رقم بنے اس سے 2.5 فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کریں یعنی 25 روپے فی ہزار۔

(5) نقدی کی زکوٰۃ نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: (1) نقدی کا حساب 52.5 تولے چاندی کے اعتبار سے ہوگا تو اگر ایک سال بچت کے طور پر نقدی محفوظ رہے تو 52.5 تولے یا اوپر چاندی کی قیمت کے برابر 2.5 فیصد کے

حساب سے زکوٰۃ نکالنی ہوگی۔

(2) نقد رقم کا نصاب سونے کے نصاب کے برابر ہو تو زکوٰۃ ہوگی۔یعنی ساڑھے سات تولے سونے کے برابر یا زیادہ سرمایہ ہے تو 2.5 فیصد کے لحاظ سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔کم پر نہیں ہوگی

(6) جواہرات کی زکوٰۃ کا کیا نصاب ہے؟

جواب: (1) جواہرات میں زکوٰۃ نہیں۔(بخاری قبل الحدیث:1498)

(2) جواہرات میں زکوٰۃ نہیں لیکن تجارت سے جو مال ملے ان میں شرائط کے مطابق زکوٰۃ ہوگی۔(فقہ السنۃ:346/1)

(3) جمہور کا کہنا ہے کہ ہر وہ چیز جو سمندر سے نکالی جاتی ہے اس پر زکوٰۃ نہیں مثلاً موتی مرجان، زبرجد اور مچھلی وغیرہ۔

(7) رِکاز (دفینے) کی زکوٰۃ کا کیا نصاب ہے؟

جواب (1) رِکاز سے مراد مدفون خزانہ ہے جو کسی محنت کے بغیر حاصل ہو۔(نیل الاوطار 106/3)

(2) رِکاز میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے۔چھپا ہوا خزانہ یا دفینہ ملے تو اس میں سے پانچواں حصہ زکوٰۃ نکالی جائے گی کیونکہ محنت کے بغیر حاصل ہوتا ہے۔(بخاری:1499)

(8) معادن (کانوں) کی زکوٰۃ کا کیا نصاب ہے؟

جواب: (1) کانوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں البتہ ان کی آمدنی نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے۔معادن سے مراد ایسی جگہیں جن سے زمین کے جواہر نکالے جاتے ہیں مثلاً سونا، چاندی، تانبا وغیرہ۔(ابن الاثیر النھایۃ 82/3)

(2) معدن کی زکوٰۃ حاصل ہونے کے فوراً بعد ادا کرنی چاہیے۔

(9) نصابوں کو ملانے سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔نصابوں کو ملانے سے مراد ہے سونا اور چاندی اپنے نصاب سے کم ہوں مگر ملا کر نصاب بن جاتا ہو۔

(10) زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کا کیا نصاب ہے؟

جواب:(1) جو زمین قدرتی ذرائع مثلاً بارش، چشموں وغیرہ سے سیراب ہوتی ہو اس کی پیداوار پر دسواں حصہ اور جو مصنوعی ذرائع مثلاً کنوئیں، ٹیوب ویک وغیرہ سے سیراب کی جاتی ہو اس کی پیداوار پر بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔(بخاری:1483)

اُمت کا اجماع ہے دسواں یا بیسواں حصّہ زمین سے حاصل شدہ پیداوار پر واجب الادا ہے۔(الاجماع:448/1)

(2) اجناس کی اقسام جن پر زکوٰۃ واجب ہے:

(i) گندم　(ii) جو　(iii) کھجور　[iv] منقیٰ　(موسوعۃ الاجماع:466/1)

(3) سبزیوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔سبزیوں کے بارے میں کوئی روایت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔(ترمذی بعد الحدیث 638)

(4) شہد میں عشر واجب ہے۔(صحیح ابن ماجہ:1477، صحیح ابوداؤد:1424)

(11) جانوروں کی زکوٰۃ کا کیا نصاب ہے؟

جواب:۔ اونٹ، گائے، بکریایوں میں زکوٰۃ لینے کا حکم ہے۔

(i) اونٹوں کی زکوٰۃ کیا ہے؟

جواب:۔ 5 سے کم اونٹوں پر	کوئی زکوٰۃ نہیں
5–9 اونٹ	ایک بکری زکوٰۃ ہے
10–14 اونٹ	2 بکریاں
15–19 اونٹ	3 بکریاں

24-20 اونٹ	4 بکریاں
35-25 اونٹ	ایک بنتِ مخاض (ایک سال کی اونٹنی)
45-36 اونٹ	ایک بنتِ لبون (دو سال کی اونٹنی)
60-46 اونٹ	ایک حقّہ (تین سال کی اونٹنی)
75-61 اونٹ	ایک جذعہ (چار سال کی اونٹنی)
90-76 اونٹ	دو بنتِ لبون
120-91 اونٹ	دو حقّے

120 سے زیادہ ہونے کی صورت میں

ہر پچاس اونٹوں پر	ایک حقّہ
اور ہر چالیس اونٹوں پر	ایک بنتِ لبون

(ii) گائے کی زکوۃ کیا ہے؟

جواب: 1-29 گائے	کوئی زکوۃ نہیں
39-30 گائے	ایک تبیع یا تبیعہ (ایک سالہ گائے کا بچہ)
59-40 گائے	ایک مسن یا مسنہ (دو سالہ گائے کا بچہ)

جب تعداد 60 کو پہنچ جائے۔

ہر تیس پر	ایک تبیع
ہر چالیس پر	ایک مسنہ

(iii) بکری کی زکوۃ کیا ہے؟

جواب: 1-39 بکریاں	کوئی زکوۃ نہیں
120-40 بکریاں	ایک بکری

121-200 بکریاں	دو بکریاں
201-399 بکریاں	تین بکریاں
جب تعداد چار سو کو پہنچ جائے	
ہر سو میں سے	ایک بکری

(2) جانوروں کی زکوٰۃ میں کیا نا قابل قبول ہیں؟

جواب: (1) نر (جفتی کے لئے) نہیں لیا جائے گا۔

(2) نہ بوڑھا، نہ اندھا، نہ حاملہ بکری، نہ دودھ پلانے والی بکری، نہ بہت قیمتی، نہ بہت تندرست۔

مال تجارت کی زکوٰۃ

(1) سامان تجارت میں زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: (1) مال اس کی ملکیت میں ہو۔

(2) مال میں تجارت کی نیت ہو۔

(3) اس کی قیمت سونے اور چاندی کے کم از کم نصاب کو پہنچتی ہو۔

(4) ایک سال گزر جائے۔ (ترمذی:632)

(2) مال تجارت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ کار کیا ہے؟

جواب: (1) ہر سال جتنا تجارتی مال دوکان، گھر یا گودام میں ہو اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے۔

(2) جو رقم موجود ہو اس کو شمار کیا جائے۔

(3) جو رقم گردش میں ہو اس کو شمار کیا جائے۔

تینوں کو جمع کر کے اس پر اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

(3) تجارتی مال اکٹھا خریدا پھر سال دو سال فروخت نہیں ہوا، زکوٰۃ کیسے ادا کی جائے گی؟

(1) جواب: اس کی زکوٰۃ فروخت ہونے پر ادا کی جائے گی۔

(2) صرف ایک سال کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی

(4) جس کا مال فروخت ہو جاتا ہے پھر نیا سٹاک آ جاتا ہے، زکوٰۃ کیسے ادا کی جائے گی؟

جواب: اس معاملے میں ایک ایک چیز کا حساب رکھنا مشکل ہے اس لئے سال کے بعد سارے مال کی مجموعی قیمت کا اندازہ کر کے زکوٰۃ نکالی جائے گی۔

(5) اگر کوئی رقم کسی کاروبار میں پھنس جائے یا کسی پارٹی سے رقم وصول نہیں ہوتی اس کی زکوٰۃ کیسے دی جائے گی؟

جواب: ڈوبی ہوئی رقم کی ہر سال زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔ جب رقم وصول ہو جائے اس وقت ایک سال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی۔

(6) ناجائز مال پر کیسے زکوٰۃ دی جائے گی؟

جواب: ناجائز مال سے مراد غصب، چوری، رشوت، سود، جھوٹ اور فریب سے حاصل ہونے والا مال ہے۔ جن سے یہ مال ہتھیایا ہے ان کو واپس کرنا چاہئے۔ مالکوں کے نہ ہونے کی صورت میں وارثوں کو دیا جائے اور وہ بھی نہ ملیں تو صدقہ کر دیا جائے۔ اس میں سے زکوٰۃ نکالنا جائز نہیں۔ (البقرۃ:267؛ مسلم:5352346)

(7) کیا مقروض پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: مقروض یعنی کسی سے قرض لینے والے پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ وہ مال کا مالک نہیں۔

(8) کیا زکوٰۃ سے قرض کو نکالا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر قرض لینے والا فقیر اور مسکین ہو، کما کر اس کے لئے قرض اُتارنا مشکل ہو اور قرض دینے والا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مقروض کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے زکوٰۃ سے ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

(9) قرض دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ کیسے ادا کی جائے گی؟

جواب: قرض دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ اس وقت ادا کی جائے گی جب وہ وصول ہو جائے۔ وصولی کے فوراً بعد ایک سال کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ سال گزرنے کا انتظار نہ کیا جائے۔

(10) جو مال انسان کی ملکیت ہو لیکن اس کا قبضہ و تصرف نہ ہو جیسے مقدمے کی وجہ سے حکومت کے قبضے میں ہو اس کی زکوٰۃ کیسے ادا کی جائے گی؟

جواب: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایسے مال کے متعلق فیصلہ دیا ہے کہ وصول ہونے پر

ایک سال کی زکوۃ ادا کر دی جائے۔ (موطا امام مالک، کتاب الزکاۃ، باب الزکوۃ فی الدین 1/253)

(11) کسی عورت کو اس کا شوہر نہ دے تو مہر پر زکوۃ کی ادائیگی کیسے ہوگی؟

جواب: جب بھی شوہر مہر دے ایک سال کی زکوۃ اس صورت میں دی جائے گی۔ اگر وہ نصاب کے مطابق یا اس سے زیادہ ہو۔

(12) کیا قبل از وقت زکوۃ دی جا سکتی ہے؟

جواب: دو سال کی پیشگی زکوۃ لینی جائز ہے۔ (بخاری 1468)

(13) مشترکہ کاروبار میں زکوۃ کیسے دی جائے گی؟

جواب: مشترکہ کاروبار میں ہر شخص اپنے نفع میں سے زکوۃ نکالے گا بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے یا دوسرا مال جو اس کے پاس موجود ہے اس کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جائیں۔

(14) حصص کی زکوۃ کیسے دی جائے گی؟

جواب: کمپنیوں کے جائز حصص میں سے ہر ایک کو اپنے حصے کو زکوۃ نکالنی ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ وہ نصاب کو پہنچ جائیں یا دوسرے مال کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جائیں۔

(15) رہائشی مکان پر زکوۃ کیسے دی جائے گی؟

جواب: رہائشی مکان پر زکوۃ نہیں۔

(16) زیر استعمال گاڑیوں پر کیسے زکوۃ دی جائے گی؟

جواب: زیر استعمال گاڑیاں ہوں یا دوسری اشیاء ان پر زکوۃ نہیں ہے۔

(17) کارخانوں کی عمارتوں اور مشینریوں پر کیسے زکوۃ دی جائے گی؟

جواب: کارخانوں کی عمارتوں اور مشینریوں پر زکوۃ نہیں ہے۔ اسلام نے عمارتوں، مشینریوں اور آلات و اوزار کو زکوۃ سے مستثنیٰ رکھا ہے لیکن ان کے ذریعے ہونے والا منافع میں سے ضروریات پوری ہونے کے بعد بچ جائے اس پر سال گزر جائے اور مقدار

نصاب کے مطابق ہو تو زکوٰۃ عائد ہوگی۔ ان شرائط میں سے کوئی شرط بھی کم ہو جائے تو زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ سے متعلق دیگر احکامات

(1) کن چیزوں پر زکوٰۃ نہیں؟

جواب(1) بیت المال کی رقم میں زکوٰۃ نہیں کہ وہ قوم کا مشترکہ مال ہے کسی ایک کا مال نہیں ہے۔

(2) جو جائیداد کسی دینی اور رفاہی مقصد کے لئے وقف ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

(3) قرض دی ہوئی رقم غیر یقینی ہے وصولی کے بعد زکوٰۃ ہوگی پہلے نہیں۔

(4) جو مال انسان کی ملکیت میں ہو لیکن اس پر اس کا قبضہ اور تصرف نہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

(5) ناجائز مال پر زکوٰۃ نہیں۔

(6) مال ضمار پر زکوٰۃ نہیں یعنی وہ مال جو انسان کے پاس سے نکل جائے اور اس کی واپسی یقینی نہ ہو۔ (پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ مل نہ جائے۔)

(7) بیمہ شرعاً ناجائز اور حرام ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

(8) گدھوں، خچروں اور گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں لیکن اگر یہ تجارت کے لئے ہیں پھر ان کی قیمت لگا کر اڑھائی فیصد زکوٰۃ ہوگی۔

(9) مشینری، رہائشی مکان، استعمال میں آنے والی گاڑیوں پر زکوٰۃ نہیں۔

(10) پالتو جانوروں پر زکوٰۃ نہیں۔ جن جانوروں کو چارہ ڈال کر پالا جاتا ہے ان میں زکوٰۃ واجب نہیں لیکن اگر یہ جانور بھی تجارت کے لئے ہوں تو ان سے زکوٰۃ دی جائے گی۔

(2) زکوٰۃ وصول کرنے کے کیا آداب ہیں؟

جواب: (1) زکوٰۃ وصول کرنے والے (عاملِ زکوٰۃ) کو خود زکوٰۃ لینے آنا چاہیے۔ (ابن ماجہ:1806)

(2) زکوٰۃ میں درمیانے درجے کا مال وصول کرنا چاہئے۔ (بخاری:1496)

(3) زکوٰۃ وصول کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ (ابن ماجہ:1809)

(4) زکوٰۃ کے مال میں وصول کرنے والے کی خیانت کا انجام بہت برا ہے۔ (مسلم:1833)

(5) زکوٰۃ کا مال وصول کرنے والا تحفے بھی بیت المال میں جمع کروائے۔ (بخاری:6979)

(3) زکوٰۃ دینے کے کیا آداب ہیں؟

جواب: (1) ہر صالح عمل کی طرح زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے بھی نیت کرنا ضروری ہے۔ (مسند احمد:4/126؛ فقہ السنۃ:1/316)

(2) زکوٰۃ ادا کرنے میں جلدی کرنی چاہئے۔ (بخاری:851) سال گزرنے کے بعد کسی شرعی عذر کے بغیر زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں۔ (فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء:9/398)

(3) زکوٰۃ ادا کرنے والا ادائیگی کرنے کے بعد بری الذمہ ہے۔ (بخاری:3603؛ مسلم:1846) زکوٰۃ کا مال ظالم حکمرانوں کے سپرد کرنا جائز ہے۔ (نیل الاوطار:3/115)

(4) زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرنا چاہئے۔ (نسائی:2461؛ مسلم:989) مراد یہ ہے کہ انہیں مرحبا کہا جائے انہیں اموال کی زکوٰۃ ادا کردی جائے تا کہ وہ خوش ہو کر واپس لوٹیں۔ (تحفۃ الاحوذی:3/353)

(5) زکوٰۃ دینے والا حق سے زیادہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ (ابوداؤد:1583)

(6) زکوٰۃ دینے والا وقت سے پہلے دے سکتا ہے۔ (ابوداؤد:1624؛ ترمذی:687)

(7) زکوٰۃ واجب ہو اور دینے والے کا مال ہلاک ہوجائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔ (الاختیارات الفقہیہ:99)

(8) زکوٰۃ کے لئے الگ کیا گیا مال ضائع ہوجائے تو زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔ مثلاً اگر زکوٰۃ کا مال چوری ہوجائے تو اس کے بدلے اور مال ادا کرنا واجب

ہے۔(فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ: 9/407)

(9) زکوٰۃ کی ادائیگی میں حیلے اختیار نہ کئے جائیں مثلاً اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے اور الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے۔

(10) زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے کسی کو وکیل بنالینا چاہئے۔(الکھف: 19، یوسف: 55)

(11) زکوٰۃ کی ادائیگی سے کئی سال گزر جائیں تو لازم ہے کہ پچھلے تمام سالوں کی زکوٰۃ دی جائے خواہ زکوٰۃ کے واجب ہونے کا علم ہو یا نہ ہو۔(فقہ السنۃ: 1/349)

(12) دوسرے کی طرف سے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے مثلاً شوہر بیوی کی طرف سے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔(فتاویٰ ابن باز: 1/120)

(13) زکوٰۃ میں گھٹیا اشیاء نہیں دینی چاہئیں۔(البقرۃ: 267، ترمذی: 2987، ابوداؤد: 1607&1608)

مصارف زکوٰۃ

زکوٰۃ کے مصارف متعین ہیں۔ان کے علاوہ مدّات میں خرچ نہیں کیا جاسکتا۔ربّ العزت کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (التوبۃ:60)

یقیناً صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں اور ان پر کام کرنے والوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کی تالیفِ قلب کی گئی ہے اور گردنوں کے چھڑانے میں اور قرض داروں کے لیے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔اور اللہ تعالیٰ جاننے والا،حکمت والا ہے۔

(1) فقراء:

فقیر ایسا شخص ہے جو غنی نہ ہو۔رسول اللہ ﷺ نے غنی ایسے شخص کو قرار دیا ہے جس کے پاس 50 درہم یا اس کے برابر سونا ہے۔(صحیح ابوداؤد:1432،ترمذی:650،نسائی:2593)اس میں معذور، مستقل بیمار، زیادہ اہل وعیال والے جن کی آمدن ان کے بال بچوں کی کفایت نہ کرتی ہو۔

(2) مساکین:

مراد وہ لوگ ہیں جو فقیر سے زیادہ محتاج اور بے بس ہیں اور عزتِ نفس کی وجہ سے سوال نہیں کرتے یعنی سفید پوش لوگ۔(مسلم 2393)ان میں وہ لوگ سرِ فہرست ہیں جو خود کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کردیں،اس کی رضا کے لئے اپنا گھر بار اپنا کاروبار چھوڑ

دیں اور لوگوں کے سامنے سوال نہ کریں۔ (البقرۃ:273، فقہ الزکوٰۃ 2/32)

(3) عاملین زکوٰۃ:

عاملین سے مراد وہ اہل کار ہیں جو زکوٰۃ وصدقات کی وصولی، ان کا حساب کتاب لکھنے، وصول شدہ کی حفاظت کرنے اور ان کی تقسیم کے کام پر مامور ہوں۔ ایسے لوگ مال دار بھی ہوں تو زکوٰۃ کی رقم سے اُن کو اس کام کی اُجرت دی جاسکتی ہے۔ (بخاری:7163، مسلم:2405)

(4) مؤلفۃ القلوب:

اس سے مراد ہے کسی کو تالیف قلب کے لئے کچھ دینا۔

(1) جیسے کسی با اثر کافر کو جو اسلام کی طرف مائل اور اس کی مدد کرنے پر اُمید ہو کہ اسلام کی طرف مائل ہو جائے گا۔

(2) اُن لوگوں کو مدد دینا جن کو اسلام پر مضبوطی سے قائم رکھنے کے لئے مدد دینے کی ضرورت ہو۔

(3) وہ کافر جن کو مدد دینے کی صورت میں اُمید ہو کہ وہ مسلمانوں پر حملہ آور ہونے سے روکیں گے۔

(4) نومسلم، کمزور ایمان کے لوگ کہ مدد نہ ہونے کی صورت میں اسلام سے منحرف ہونے کا خطرہ ہو ان افراد پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے چاہے لوگ مال دار ہوں۔

(5) عیسائی مشنریوں کی تبلیغی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے زکوٰۃ کی رقم استعمال کی جاسکتی ہے۔

(5) فی الرقاب: (گردن چھڑانے میں)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب 49) آج کل غلامی ختم ہو چکی ہے لیکن اس سے ملتے جلتے حالات ہوں مثلاً

کوئی مسلمان اگر دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہو جائے تو اس مد سے مدد کی جا سکتی ہے۔

(6) غارمین (مقروض):

(1) ایسا شخص جو اپنے گھر والوں کا خرچ پورا کرنے کے لئے مقروض ہو گیا ہو۔

(2) ایسا شخص جو کاروبار میں نقصان ہونے، آگ لگ جانے یا چوری ہو جانے کی وجہ سے مقروض ہو جائے۔

(3) ایسا شخص جو گھر والوں کی بیماری یا ان کے علاج کی وجہ سے مقروض ہو گیا ہو۔

(4) ایسا شخص جس نے دو فریقوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے ضمانت دی ہو تو تاوان کی ادائیگی کی حد تک زکوٰۃ کی رقم سے تعاون کرنا جائز ہے۔

(7) فی سبیل اللہ:

(1) اس میں ایسے تمام لوگ شامل ہیں جو دنیا میں اسلام کے غلبے کے لئے کسی بھی طریقے سے جہاد اور قتال کے عمل میں مصروف ہیں۔ (سنن ابی داؤد 1635)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا فی سبیل اللہ سے مراد جہاد اور مجاہد ہیں۔ (موطا: 174)

(2) سامان جنگ خریدنے کے لئے دفاعی فنڈ میں زکوٰۃ کا مال دیا جا سکتا ہے۔

(3) حج بھی فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔ (مسند احمد: 6/40، بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب 49)

(4) دینی تعلیم کے اداروں پر جہاں غریب طلباء تعلیم حاصل کرتے ہوں ان کے لئے بھی اس مد سے خرچ کیا جا سکتا ہے۔ ان کا حق دوگنا ہے اس لئے کہ وہ فقراء اور مساکین میں سے ہیں اور دوسرے ان کی تعلیم کا مقصد اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرنا ہے۔

(5) کسی بھی تبلیغی مد میں زکوٰۃ کا مال خرچ کیا جا سکتا ہے چاہے وہ تحریر ہو جسے شائع کروایا جائے یا تقریر ہو جسے دوسروں تک پہنچانے کے لئے ریکارڈ کروایا جائے کیونکہ تبلیغی جدوجہد بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

(8) ابن السبیل (مسافر)

اس سے مراد مسافر ہے۔ اگر کوئی دوران سفر مدد کا مستحق ہو گیا ہو خواہ اپنے وطن میں مال دار ہی کیوں نہ ہو اس کی مدد زکوۃ کی رقم سے کی جا سکتی ہے۔ (نیل الاوطار 3/131-132)

کن افراد کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں

(1) آل نبی ﷺ:

اس میں نبی ﷺ کی آل اور بنو ہاشم شامل ہیں یعنی آل علی، آل عباس، آل عقیل، آل جعفر، آل حارث اور کچھ لوگوں کے مطابق بنو مطلب بھی۔

(2) مال دار:

اس سے مراد صاحبِ حیثیت لوگ ہیں مگر کچھ صورتیں مستثنٰی ہیں:

(1) عاملین زکوٰۃ

(2) مسافر

(3) فی سبیل اللہ (بعض علماء نے علمِ دین حاصل کرنے اور پھیلانے کے لیے خود کو وقف کر دینے والے علماء اور طلباء کو شامل کیا ہے کیونکہ ان کا مقصد جہاد کی طرح اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔)

(4) مؤلفۃ القلوب

(5) جو لوگ صلح کرانے کے لئے قرض کی ذمہ داری کا بوجھ اُٹھا لیں۔ (غارمین)

(3) غیر مسلم:

زکوٰۃ خالص مسلمانوں کا حق ہے۔(بخاری:1395) مسکین، یتیم اور قیدی عام ہیں خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔

(4) فاسق وفاجر اور بدعتی:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''انسان کو چاہئے کہ وہ زکوٰۃ دینے کے لئے فقراء، مساکین اور غارمین وغیرہ میں سے مستحق لوگوں کو تلاش کرے جو دیندار اور شریعت کے

پیروکار ہوں۔ جو بدعت یا فسق و فجور کا اظہار کرے تو وہ اس سزا کا مستحق ہے کہ اس سے تعلق توڑ لیا جائے اور اس سے توبہ کروائی جائے، وہ مدد کا مستحق کیوں کر ہو سکتا ہے۔ جو بے نمازی ہو اسے نماز پڑھنے کی تلقین کی رقم دے دی جائے اگر وہ نماز پڑھنے کا اقرار نہ کرے تو اسے نہ دی جائے۔ (مجموع الفتاویٰ:89/25)

(5) صحت مند اور کمانے کے قابل شخص:

دو آدمی حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ ﷺ صدقہ تقسیم فرما رہے تھے۔ ان دونوں نے بھی آپ ﷺ سے اس کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں اوپر سے نیچے تک دیکھا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ دونوں طاقتور ہیں تو فرمایا:

''اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیئے دیتا ہوں مگر اس میں غنی اور طاقتور کما کر کھا سکنے والے کا کوئی حصہ نہیں۔'' (ابوداود1633)

(6) تعمیر مسجد:

زکوٰۃ کے سرمائے سے مساجد تعمیر نہیں کی جا سکتیں البتہ دینی تعلیم کے ادارے تعمیر کئے جا سکتے ہی

(7) والدین:

اولاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ والدین کی کفالت کریں۔ دادا، دادی بھی اسی ضمرے میں آتے ہیں۔

(8) اولاد:

اولاد کی کفالت والدین کی ذمہ داری ہے خاص طور پر جب اولاد چھوٹی ہو اور کمانے کے قابل نہ ہو۔ یہی حکم پوتا پوتی اور نواسا نواسی کا بھی ہے۔

(9) بیوی :

بیوی کا نان نفقہ شوہر کی ذمہ داری ہے اس لئے شوہر بیوی پر زکوٰۃ کی رقم خرچ نہیں کر سکتا ۔البتہ شوہر کے مسکین ہونے کی وجہ سے بیوی شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے۔

(10) رفاہی کام:

جیسے سڑک، پُل ،ہسپتال وغیرہ بنانے کے لئے۔

زکوٰۃ کی تقسیم کے چند سوالات

(1) کیا زکوٰۃ آٹھوں مصارف میں تقسیم کرنا لازم ہے؟

جواب: حضرت عمر، حضرت ابن عباس، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم، سعید بن جبیر، امام حسن، امام نخعی، عطا، ثوری اور ابو عبید کے مطابق کسی ایک انسان کو بھی دی جا سکتی ہے۔ (المغنی، ابن قدامہ 4/128)

(2) کیا زکوٰۃ ہسپتالوں کی تعمیر یا مشینری وغیرہ کے لئے دی جا سکتی ہے؟

جواب: ہسپتالوں کی تعمیر یا مشینری یا عملے کی تنخواہیں زکوٰۃ کی مدّات میں شامل نہیں۔ ردّ مختار میں ہے: حنفی فقہاء کا اتفاق ہے کہ زکوٰۃ کو شخصی ملکیت بنانا ضروری ہے اور زکوٰۃ کو کسی بھی ایسے کام میں صرف کرنا درست نہیں ہے جس میں تملیک نہ ہو۔ (81/2)

(3) کیا زکوٰۃ کی رقم مارکیٹنگ پر خرچ کی جا سکتی ہے؟

جواب: مارکیٹنگ زکوٰۃ کی مدات میں شامل نہیں۔ مارکیٹنگ کا کام سوشل ویلفیئر کے کاموں میں سے کسی کام کے لئے بھی ہو تو بھی جائز نہیں۔ مثال کے طور پر کسی ہسپتال کی اشتہاری مہم میں میڈیا اور دیگر ایڈورٹزمنٹ پر اُٹھنے والے اخراجات پر زکوٰۃ کی مد سے خرچ کرنا شریعت کے مقاصد سے تجاوز کرنا ہے۔

(4) کیا زکوٰۃ میں باعمل مسلمان کو فاسق و فاجر پر ترجیح دینی چاہیے؟

جواب: امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ہے: بے نماز شخص سے نماز پڑھنے کا وعدہ لیا جائے، اگر وہ نماز کی پابندی کرے تو اسے زکوٰۃ دی جائے، ورنہ نہیں۔ جب تک بے نماز شخص توبہ نہیں کرتا، اُسے زکوٰۃ سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ 25/87)

سعودی عرب کی دائمی فتویٰ کونسل کے مطابق: جو ضرورت مند شخص نماز نہیں پڑھتا اسے زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ 10/31)

(5) کیا عام تعلیمی اداروں کو زکوۃ دینا جائز ہے؟

جواب: تعلیم کا فروغ ایک مبارک کام ہے مگر زکوۃ کے مصارف میں شامل نہیں کیونکہ ہمارے تعلیمی اداروں کا مقصد اسلامی احکامات کا فروغ نہیں بلکہ اسلامی شریعت کے احکامات کو پامال کیا جاتا ہے مثلاً مردوں اور عورتوں کی مخلوط مجالس، موسیقی وغیرہ اور حجاب کو پامال کیا جاتا ہے۔

(6) کیا دینی اداروں کو زکوۃ دی جا سکتی ہے؟

جواب: زکوۃ کی مد فی سبیل اللہ سے مراد جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا﴾ (الفرقان:52)

پھر انکار کرنے والوں کی بات تم ہرگز نہ مانو اور اس (قرآن) کے ساتھ ان سے جہادِ کبیر کرو۔

مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ہ کی ضمیر سے مراد قرآنِ مجید ہے اور یہ مکی سورت کی آیت ہے جب کہ مکہ میں قتال کے احکامات نازل نہیں ہوئے تھے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: مکی جہاد علم اور بیان کے ساتھ تھا جب کہ مدنی جہاد مکی جہاد کے ساتھ ساتھ ہاتھ اور تلوار کا بھی تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے طلبِ علم کو واضح الفاظ میں فی سبیل اللہ قرار دیا۔ (ترمذی:2647) اس لحاظ سے دینی اداروں کو زکوۃ دی جا سکتی ہے۔

(7) کیا فی سبیل اللہ میں سارے بھلائی کے کام شامل ہیں؟

جواب: (1) علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: آیت مصارف کی یہ تفسیر کہ اس سے جملہ اعمالِ خیر مراد ہوں سلف میں سے کسی سے بھی منقول نہیں۔ اگر معاملہ اسی طرح ہوتا

تو پھر آیتِ کریمہ میں زکوٰۃ کو صرف آٹھ مدّات تک محدود کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ (تمام المنہ 382)

(2) علامہ قرضاوی کے مطابق زکوٰۃ کو مفاد عامہ اور دیگر رفاہی سرگرمیوں کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ فی سبیل اللہ کی مد میں بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ کام اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے ہو۔ (فقہ الزکوۃ 1357-156)

(8) کیا زکوٰۃ کی مد سے کفن کا خرچ اور تجہیز و تکفین پر خرچ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: لاوارث لاش کو لے جانا اور اس کی تجہیز و تکفین کرنا بہت اچھا رفاہی کام ہے لیکن یہ زکوٰۃ کے 8 مصارف میں شامل نہیں۔

(9) کیا زکوٰۃ کی مد سے میت کا قرض ادا کیا جاسکتا ہے؟

جواب: امام سفیان اور اہل عراق اور دیگر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ چونکہ 8 مصارف میں شامل نہیں اس لئے زکوٰۃ کی مد میں سے اس پر خرچ نہیں کیا جاسکتا۔

(10) کیا زکوٰۃ کی مد سے نہروں کی کھدائی کروائی جاسکتی ہے؟

جواب: نہروں کی کھدائی بلاشبہ انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہے لیکن زکوٰۃ کی آٹھ مدات میں شامل نہیں ہے۔

(11) کیا مساجد کی تعمیر زکوٰۃ کی مد سے کروائی جاسکتی ہے؟

جواب: مساجد کی تعمیر مسلمانوں کی ضرورت بھی ہے اس پر اجرِ عظیم کی بشارت بھی ہے لیکن یہ زکوٰۃ کی آٹھ مدات میں شامل نہیں ہے۔

(12) کیا فی سبیل اللہ کی مد سے دینی کتابوں کی لائبریری بنائی جاسکتی ہے؟

جواب: دین کا علم جہاد ہے۔ خالص دینی کتابیں جو بدعات اور شرک سے پاک ہوں خرید کر وقف کر سکتے ہیں۔ (گوہر رحمان، تفہیم المسائل 4/396)

(13) کیا دعوتی اور تبلیغی تنظیموں اور اداروں کے تمام اخراجات زکوٰۃ سے پورے کیے جا سکتے ہیں؟

جواب: جہاد کے مفہوم میں دینی تعلیم، دعوتی و تبلیغی کام شامل ہیں۔ مسلح جہاد سے اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنا مطلوب ہوتا ہے اور یہی مقصد دعوت الی اللہ اور اشاعت دین کے کاموں سے بھی پورا ہوتا ہے۔ اس لئے دینی مدارس اور دعوتی و تبلیغی تنظیموں اور اداروں کے تمام اخراجات زکوٰۃ سے پورے کیے جا سکتے ہیں۔ (مولانا گوہر رحمٰن، تفہیم المسائل: 4/ 129-135)

(14) کیا دینی اداروں کے اساتذہ کی تنخواہیں فی سبیل اللہ کی مد سے دی جا سکتی ہیں؟

جواب: فی سبیل اللہ کے مفہوم میں وسعت ہے جس پر سورۃ البقرۃ کی آیت 262 اور سنن ابی داؤد 1752 دلالت کرتی ہیں۔ مسلح جہاد سے اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنا مطلوب ہوتا ہے اور یہی مقصد دعوت الی اللہ اور اشاعت دین کے کاموں سے بھی پورا ہوتا ہے چنانچہ یہ دونوں باتیں فی سبیل اللہ کے مصداق میں شامل ہیں۔ (کتاب مصرف زکوٰۃ فی سبیل اللہ: 203-206)

اساتذہ جو کہ اپنے تمام ذرائع معاش سے الگ ہو کر دین کے لئے وقف ہو جاتے ہیں لہٰذا ان کی تنخواہیں فی سبیل اللہ کی مد سے دی جا سکتی ہیں۔

(15) کیا دینی تعلیم کے اداروں کے طلبہ کے وظائف اور کھانے پینے پر فی سبیل اللہ کی مد سے خرچ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نبی ﷺ نے اپنے فرمان میں واضح طور پر طلب علم کو فی سبیل اللہ قرار دیا ہے۔ (ترمذی: 2647) اس لئے طلبِ علم کے لئے وظائف دیئے جا سکتے ہیں۔ ان کے کھانے پینے کا انتظام فی سبیل اللہ کی مد سے کیا جا سکتا ہے۔

(16) کیا دینی تعلیم کے اداروں کے تمام اخراجات زکوٰۃ کی مدفی سبیل اللہ سے پورے کیے جاسکتے ہیں؟

جواب: علامہ قرضاوی لکھتے ہیں: جہاد قلم سے بھی ہوتا ہے، زبان سے بھی، فکری بھی ہوتا ہے اور تربیتی بھی، اجتماعی بھی اور اقتصادی بھی، سیاسی بھی اور عسکری بھی اور جہاد کی ان جملہ اقسام کے لئے مال اور امداد کی ضرورت ہے البتہ اس میں ایک اساسی شرط کا پایا جانا ضروری ہے کہ جہاد کی ہر نوع میں تائید اور اعلائے کلمۃ اللہ مقصود ہو۔ اس طرح کی جدو جہد فی سبیل اللہ ہے خواہ اس کی کوئی بھی قسم ہو اور خواہ اس میں ہتھیار استعمال کیے جائیں یا نہ کیے جائیں۔ آج ہم اس دور میں دینی اداروں میں ایک اور نوعیت کے غازی تیار کرتے ہیں اور ایک اور قسم کے حفاظتی دستے ترتیب دیتے ہیں تاکہ وہ اسلامی تعلیمات کو علمی اور فکری انداز میں پیش کر کے نظریاتی فتوحات حاصل کرسکیں اور اسلام پر کیے جانے والے حملوں کی بہترین مدافعت کرسکیں۔ (الفقہ الزکوٰۃ 154,153/2) اس اعتبار سے دینی تعلیمی ادارے عظیم کام کر رہے ہیں اور اس عظیم کام کے تمام اخراجات زکوٰۃ کی مدفی سبیل اللہ سے پورے کیے جاسکتے ہیں۔

(17) اگر کسی نے زکوٰۃ رفاہی کاموں مثلاً تعلیم، بیماری، تجہیز و تکفین کے لئے دے دی تو کیا اس کی جانب سے زکوٰۃ کا فریضہ ادا ہو گیا؟

جواب: زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے شدہ مصارف پر ہی خرچ کرنا چاہئے۔ اس کے بغیر دی جانے والی زکوٰۃ کو دوبارہ ادا کرنا ہوگا۔ تعلیم، بیماری، تجہیز و تکفین جیسے رفاہی کاموں پر زکوٰۃ کا سرمایہ صرف کرنا شرعاً درست نہیں۔

وَالَّذِيۡنَ يَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا يُنۡفِقُوۡنَهَا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍۙ ‏(٣٤)‏ يَّوۡمَ يُحۡمٰى عَلَيۡهَا فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوٰى بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ‌ؕ هٰذَا مَا كَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡنِزُوۡنَ (سورۃ التوبۃ:34,35)

’’اور جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُن کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ اس دن اس مال پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی۔ اور ان سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہی ہے وہ جسے تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔ پھر چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔‘‘

Al Noor Publications

www.alnoorpk.com
sales@alnoorpk.com
Nighat Hashmi
Alnoor International
YouTube Nighat Hashmi
+92 336 4033042